https://doi.org/10.58352/tis.v47i2.871

The Islamic Culture
Bi-Annual Research & Refereed Journal
Published by
Sheikh Zayed Islamic Centre,
University of Karachi
الثقافة الإسلامية
SZIC
ISSN (Print) : 1813-775X
ISSN (Online) : 2663-1709

اسلامی جمہوریہ پاکستان میں اسلامی قوانین کے نفاذ کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ

SURVEY, RESEARCH AND CRITICISM OF THE IMPLEMENTATION OF ISLAMIC LAWS IN ISLAMIC REPUBLIC OF PAKISTAN

Muhammad Aijaz
PhD Research Scholar, Islamic Studies Department,
Federal Urdu University, Karachi

Dr. Abubakar Balouch
Assistant Professor,
Govt. Degree College Murrad Memon Goth Karachi

Prof. Dr. Abdul Ghafoor Balouch
Ex-Chairman Department of Islamic Studies,
Federal Urdu University Karachi

Abstract

Allah Almighty has created the heavens and the earth with truth. The system established by Allah Almighty is a purposeful and wise system. There is a difference between good and evil in morals and good and evil in deeds. It demands that the oppressors be punished for their oppression and that the oppressed be treated fairs For full justice and full retribution, after this world, the court of Allah Almighty will be established in the other world and everyone will be fully rewarded for his deeds."But even in this world, the law of retribution and punishment has been laid down to maintain the system of this world. And the aim of Islam is to establish a system of collective justice which, as a balanced combination of human freedom, brotherhood and equality, becomes a comprehensive and perfect manifestation of the mercy and Lordship of its Creator and Lord. Therefore, Islam has enacted the law of retribution and punishment in the world with the belief in the reward and punishment of the Hereafter, so that a balanced system of justice and fairness can be maintained in the world as well." Penalties for crimes under this system are proposed on the grounds that the Islamic State will deal with all incentives for crime, and if anyone breaks the law after that, it means that he is corrupt. Islamic criminal law cannot be called immoral or inhumane in any way because Islam wants to eradicate the root of crime and it also imposes punishment through government and state when crime and itsAll avenues of persuasion should be closed. Although Islamic laws are reasonable in their place, their implementation is for a purely Islamic society. The greatest sign of Islamic tolerance is that it has sealed human equality by making piety and abstinence the only criterion of honor and dignity.

Keywords: *Survey, Research, Criticism, Retribution, Punishment*

دین اسلام اور اسلامی معاشرے کے لئے قرآن مجید ہدایت ہے مسلمانوں کے لئے جو رب العالمین کی طرف سے آخری کتاب ہے، قرآن کریم کے بعد اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں کی ہدایت کے لئے کوئی دوسری کتاب آنے والی نہیں، وحی کا سلسلہ موقوف ہو چکا ہے، احمد مجتبیٰ ﷺ پر سلسلہ نبوت و رسالت تکمیل کو پہنچ گیا، آپ ﷺ کو ختم نبوت سے سرفراز فرمایا گیا۔

"خاتم النبیین ﷺ (فداہ ابی وامی) جو شریعت لے کر آئے وہ کامل ترین اور جامع ترین شریعت ہے، قیامت تک انسانوں کے لئے یہی شریعت دستور حیات اور سفینہء نجات ہے۔ خود رسول اکرم ﷺ کو بھی اس شریعت پر چلنے اور اس کے حکموں پر چلنے کا حکم دیا گیا ہے اور اسکی مخالفت سے روکا گیا ہے"۔(۱)

نظام زندگی کی اسلام میں جامعیت

سے لیکر معاملات کے تمام انفرادی اور، اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لئے قرآن کے ذریعے جو آخری نظام زندگی بھیجا ہے وہ بڑا ہی جامع اور کامل ہے، زندگی ، مناکحات، حدود وقصاص تک کی بنیادی تعلیمات اس معجزانہ کتاب میں پائی جاتی اجتماعی شعبوں کے لئے اس میں بنیادی رہنما تعلیمات موجود ہیں، اخلاق ہیں، سیاست، معیشت و معاشرت، قانون، بین الاقوامی تعلقات، نفسیات وسماجیت وغیرہ کے ایسے نظریات ومبادی اس کتاب میں سموئے ہوئے ہیں جن کا تصور بھی قدیم ادوار میں نہیں کیا جاسکتا تھا اور اس دور کے قابل سے قابل ماہرین قانون، اقتصادیت، سیاسیات سماجیات کا دماغ ان بلند پایہ نظریات کا پورے طور پر ادراک نہیں کر سکا ہے۔(۲)

اسلامی قانون

اسلام، اس کائنات وحیات انسانی کو خالق کائنات اللہ کے فراہم کردہ نظریہ حیات کے تابع کرتا ہے۔ جہاں انسان کی حیثیت محض اللہ کی مخلوق کی ہے جو اس عالم طبعی میں اللہ کے احکامات کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے بھیجا گیا ہے، چناچہ اس کائنات عالم کا خالق، مالک، رازق، حفیظ اور قادر ہے۔ ہر طرح کی وانین کا نفاذ کرتا2a قانون سازی اور حصول سازی اس کے لئے مخصوص ہے۔ انسان زمین پر اللہ کے خلیفہ کی حیثیت سے اس کے فراہم کردہ احکامات و ہے۔(

اسلامی قانون اپنے بنیادی نصوص قرآن اور سنت پر مبنی ہونے کی وجہ سے عقائد وعبادات کے علاوہ انسانی زندگی کے جملہ آئینی روابط اور معاملات پر قابل نفاذ ہے اور اس کا مقصد، ساری انسانیت کی فلاح وبہبود اور اس کے تمام انفرادی واجتماعی حالات پر محیط اور اس کے حاضر و مستقبل پر حاوی ہے۔

اسلامی قانون کے شرعی ماآخذ

موجودہ عہد میں اسلامی قانون (حدود اللہ)، اسلامی قانون قرآن وسنت کے ابتدائی نصوص کے علاوہ ثانوی ماخذوں جیسے اجماع، قیاس ، استحسان اور استدلال ومصالح مرسلہ پر بھی مبنی ہے۔

اسلامی قانون سازی کا پہلا ماآخذ قرآن کریم ہے۔ اور اس پر ہر مذاہیب اسلامی کے تمام آئمہ سنی اور شعیہ متفق ہیں۔ قرآن کریم کے بعد اسلامی قانون سازی کا دوسرا ماآخذ حدیث شریف اور سنت نبوی ہے، اور حدیث دراصل قرآن کی تمتہ اور اس کی تفسیر ہے۔ اسلامی قانون کے دو اور ماآخذ اجماع اور قیاس بھی دراصل قرآن وحدیث ہی کی شاخیں ہیں۔ (۳)

چونکہ اسلامی قانون (حدود اللہ) قرآن وسنت پر مبنی ہونے کی وجہ سے عقائد کے علاوہ انسانی زندگی کے آئینی اصولوں پر بھی مبنی ہے۔ قانون سازی کے آفاقی وعالمگیری اصولوں میں پہلا اصول جرم کی تعریف اور اس کی سزا کا تعین ہے۔

جرم وسزا کا اسلامی فلسفہ

شریعت میں جنایت (جرم) فعل حرام کو کہتے ہیں، خواہ جان میں ہو یا مال میں، لیکن اصطلاح فقہا میں جنایت (جرم) وہ فعل حرام ہے جو جان میں ہو، یا اعضائے جسم میں۔ (4)

انسانوں کے لحاظ سے عقوبت (سزائوں) کو چونکہ قانونی حیثیت دی گئی ہے۔ سزائیں دینے میں کوئی بھلائی پوشیدہ نہیں ہے اس لئے کہ اس میں خرابیاں ہیں۔ اسلام میں سزا اور اس پر ڈرانے اور دھمکانے سے مقصد یہ ہے کہ لوگ دوسرے کسی کو سزا یافتہ، یا سزا میں مبتلا دیکھے تو اس گناہ یا جرم میں مبتلا ہونے سے خود کو محفوظ رکھنے کی فکر کرے کہ کہیں وہ کسی جرم میں مبتلا نہ ہو جائے جس کی وجہ سے اس کو سزا دیا جائے۔ سزا کا کسی مذہب میں مقرر کرنے کا مقصد بھی یہی ہے کہ لوگ عبرت حاصل کریں اور دوسرے کے جان، مال، عزت کو محفوظ رکھے اور اجتماعی پہلو کو انفرادی پہلو پر ترجی دے۔
اور یہی مصداق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کا۔ (جنت ناگوار باتوں سے اور جہنم نفسانی خواہشوں سے گھری ہوئی ہے۔)"(۵)
اسلام نے انسانوں کو احکام کا مکلف بنایا ہے اور کچھ چیزوں پر اجتماعیت، زمین اور معاشرہ کو پاک وصاف اور فتنہ سے محفوظ کرنے کے لئے سزائیں مقرر کی ہیں اور وہ یہ ہیں۔ **قصاص** جو کہ قتل کرنے کی وجہ سے واجب ہے تاکہ انسان اور مسلمانوں کو ناحق قتل نہ کیا جائے۔ **حد زنا** دوسروں کی عزت کی حفاظت کے خاطر شریعت نے اس کی سزا غیر شادی شدہ کے لئے سو (۱۰۰) کوڑے اور شادی شدہ کے لئے سنگسار کو مقرر کیا ہے تاکہ اسے دیکھ کر کسی کو بدکاری کرنے پر جرائت نہ ہو۔ **شراب نوشی** کی سزا رکھی تاکہ لوگوں کا شعور باقی رہے۔ **حد سرقہ** یعنی چوری کی سزا بتلانے کا مقصد لوگوں کے مال کو محفوظ رکھنا ہے تاکہ چور، ڈاکوں، لٹیروں کا سدباب ہو سکے۔ **حد قذف** یعنی کسی پر ناحق زنا، بدکاری کی تہمت لگانے کو روکنے لئے مقرر کیا تاکہ کسی کی عزت پر آنچ نہ آسکے اور اس کا نسب محطوظ ہو۔ اسلام کے علاوہ ہر مذہب میں معاشرے کی پاکیزگی کے لئے سزائیں مقرر کی گئی ہیں۔ (۶)

اسلام میں سزائوں کی اقسام

وہ جرائم جن کے کرنے سے سزا ملتی ہے، اسلام میں ان کی تین اقسام ہیں۔

(۱) حدود اللہ (۲) قصاص (۳) تعزیر

حدود اللہ کا قرآنی فلسفہ

قرآن پاک کی بہت سی آیات جرائم اور انکی سزاؤں سے متعلق ہیں، انسان فضائل ورذائل کا مجموعہ ہے، اس میں خیر وشر دونوں کی صلاحیت رکھی گئی ہے قرآن میں انسانوں کی نفسیات کے بارے میں بڑے معجزانہ بیانات اور انکشافات ہیں، اللہ تعالیٰ شانہ سے زیادہ انسانی نفسیات کو کون جان سکتا ہے، وہی انسان کا خالق ومالک ہے۔(۷)

جیسے اللہ پاک کا ارشاد ہے۔

"کیا وہی آگاہ نہ ہو گا جس نے پیدا کیا اور وہ تو (بڑا ہی) باریک بین اور (پورا) باخبر ہے"(۸)

انسان میں خیر وشر دونوں کا مادہ موجود ہے۔اسے اللہ تعالیٰ نے اسی طرح پیدا فرمایا ہے کہ اس میں اچھے کام کرنے اور برے کام نہ کرنے دونوں کی صلاحیت موجود ہے۔اچھا برا پہچاننے، خیر وشر میں تمیز کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو عقل وفہم کی صلاحیت سے نوازا، آسمانی کتابیں اور انبیاء بھیجے تا کہ انسان کی کامل رہنمائی ہو، انسان کا امتحان یہی ہے کہ وہ گمراہی کے راستے سے بچے اور نجات کے راستے پر چلے، برائیوں کو چھوڑ کر اچھائیوں کو اپنائے۔

ڈھیل نہیں رکھی ہے، انہیں فقہا حدود کے نام قرآن کریم نے چند جرائم اور انکی سزاؤں کا متعین طور پر ذکر فرمایا ہے اور ان کے بارے میں کوئی نرمی اور سے موسوم کرتے ہیں اور یہ نام بھی قرآن پاک سے لیا گیا ہے، حدود کے علاوہ قرآن کریم کی متعدد آیات میں قصاص اور اس کے متعلقات کا ذکر ہے۔شریعت کا مقصد بندوں کے مال، جان، نسل، عقل، دین کی حفاظت ہے، اسلامی شریعت کے سارے احکام اور تعلیمات مثبت یا منفی شکل میں انہیں چیزوں کی حفاظت وصیانت سے تعلق رکھتی ہے۔اسلامی سزاؤں کا تعلق بھی انہیں مقاصد سے ہے۔(۱۱)

حدود زنا اور اس کا فلسفہ

جن جرائم کی سزاؤں کا ذکر قرآن پاک میں ہے ان میں سے ایک زنا ہے، زنا کی سزا کا حکم آنے سے پہلے قرآن پاک نے زنا کو حرام قرار دیا، اہل ایمان کو زنا کے قریب جانے سے سختی سے منع فرمایا اور مسلمانوں کے دل ودماغ میں زنا کی کراہیت اس طرح بٹھادی کہ اس عمل کو سوچ کر گھن محسوس ہونے لگے۔سورۃ لگے اور بہت سے کاموں سے روکا ہے، زنا سے بھی بڑی حکمت اور شدت سے منع اسراء میں جہاں اللہ جل شانہ نے اپنے بندوں کو بہت سی چیزوں کا حکم دیا فرمایا ہے، ارشاد خداوندی ہے،

"اور زنا کے پاس بھی نہ جاہو، یقیناً وہ بڑی بے حیائی ہے اور بری راہ ہے"(۱۲)

دوسری جگہ ارشاد خداوندی ہے،

"اور وہ لوگ اللہ پاک کے علاوہ کسی دوسرے کو خدا نہیں بناتے اور جس انسان کے (قتل) کو اللہ نے حرام کیا ہے اس کو ناحق قتل نہیں کرتے اور نہ بدکاری کا ارتکاب کرتے ہیں اور جو ایسے کام کرے گا وہ رسوا ہو گا"(۱۳)

سورۃ مومنون میں کامیابی پانے والے مومنین کی جن صفات کا خصوصیت سے ذکر ہے ان میں زناکاری سے بچنا بھی ہے، ارشاد باری ہے۔

"اور وہ لوگ جو اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کرتے ہیں سوائے اپنی بیویوں اور باندیوں سے کیونکہ وہ (ان کے حق میں) ملامت کے مستحق نہیں ہیں پس جو شخص اس کسے علاوہ کوئ چیز تلاش کرے تو وہ حد سے تجاوز کرنے

والے ہیں۔" (۱۴)

ایمان لانے والی عورتوں سے جن اُمور پر بیعت لی جاتی تھی کہ وہ عورتیں کوئی گناہ مثلاً زنا وغیرہ سے دور رہیں گے۔

زنا اور بدکاری کے معاشرے پر اثرات

قرآن کریم کی مختلف آیات میں زنا کا ذکر (فاحشہ) یا (فحشاء) کے لفظ سے ہے اور مفسرین نے (فواحش) میں زنا کو بالاتفاق شامل کیا ہے، زنا کی سزا کے بارے میں نازل ہونے والی پہلی آیت میں زنا کا ذکر لفظ (فاحشہ) کے ساتھ کیا گیا ہے، فاحشہ کا ترجمہ گھناؤنا جرم کیا جاسکتا ہے، اس آیت کے سیاق وسباق میں زنا کا تذکرہ اس طور پر کیا گیا کہ اگر طبیعت سلامتی ہو اور فطرت مسخ نہ ہوئی ہو تو واقعی انسان کو زنا کے تصور سے گھن محسوس ہونے لگے،

ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

"اور تمہاری عورتوں میں سے جو بے حیائی کا کام کریں ان پر چار (آدمی) اپنے میں سے گواہ کرلو، سو اگر وہ گواہی دے دیں تو ان (عورتوں) کو گھروں کے اندر بند کردو، یہاں تک کہ موت ان کا خاتمہ کردے، یا اللہ ان کے لئے کوئی (اور) راہ نکال دے، اور تم میں سے کوئی دو جو وہ کام کریں انہیں اذیت پہنچاؤ، پھر اگر دونوں توبہ کرلیں اور اپنی اصلاح کرلیں تو ان سے تعرض نہ کرو، بیشک اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا، بڑا مہربان ہے" (۱۵)

اسلام نے زنا پر سخت ترین سزا مقرر کرنے سے پہلے ایسا سماج تشکیل کیا جس میں بے حیائی اور بدنگاہی کے امکانات کم سے کم ہوں اور عفت وعصمت کا ایسا نظام قائم کیا جس میں بدکاری کے تمام راستے اور سوراخ بند ہوں۔

زنا کی حد

سورہ نور کی دوسری آیات میں زنا کی حد (سزا) بیان کی گئی ہے ارشاد ربانی ہے۔

"زناکار عورت اور زناکار مرد (دونوں کا حکم یہ ہے) ان میں سے ہر ایک کے سو سو درے مارو، تم لوگوں کو ان دونوں پر ذرا رحم نہ آنے پائے اگر تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان رکھتے ہو اور چاہئے کہ دونوں کی سزا کے وقت مسلمانوں کی ایک جماعت حاضر رہے، زناکار مرد نکاح بھی کسی کے ساتھ نہیں کرتا، بجز زناکار عورت اور مشرکہ عورت کے اور زناکار عورت کے ساتھ بھی کوئی نکاح نہیں کرتا، بجز زانی یا مشرک کے اور اہل ایمان سے یہ حرام کردیا گیا ہے" (۱۶)

زنا کی سزا ۱۰۰ کوڑے لگانا اس وقت ہے جب زنا کرنے والا / زنا کرنے والی عاقل، بالغ اور آزاد ہو۔

اگر زنا کرنے والا یا زنا کرنے والی شادی شدہ ہیں تو حدیث میں اس کی سزا سنگسار کرنا آیا ہے۔ شادی شدہ زانی کے لئے زنا کی سزا یہ ہے کہ اسے پتھر سے مارا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ قتل ہو جائے۔ (۱۷)

حد قذف اور اس کا فلسفہ

جو شخص الفاظ، اشاروں، اعلامات کے ذریعے کسی کے بارے میں بدکاری اور غلط کام کرنے کا الزام لگائے پھر نیت اس آدمی کی دوسرے کی شہرت کو نقصان پہنچانا یا اس کے جذبات کو ضرر پہنچانا مقصود ہو تو وہ قاذف کہلاتا ہے(17a)

قذف کا مطلب ہے کسی پاک دامن عورت پر بہتان تراشی یعنی زنا کا الزام لگانے اور اس کے خاندان کا انکار کرنے کا ہے۔ اس جرم کی دو سزائیں قرآن پاک میں مقرر کی گئی ہیں۔ ارشاد ربانی ہے۔

"جو لوگ پاک دامن عورتوں پر تہمت تراسی کرتے ہیں، پھر چار گواہ پیش نہیں کرتے انہیں اسی (۸۰) کوڑے مارو اور کبھی ان کی شہادت قبول نہ کرو، یہی فاسق لوگ ہیں۔ ہاں جو اس کے بعد توبہ کرلیں، اور اپنی اصلاح کرلیں تو بے شک اللہ غفور ورحیم ہے" (۱۸)

حد سرقہ اور اس کا فلسفہ

سرقہ چوری کو کہتے ہیں، چوری ایسا جرم ہے۔ جس سے لوگ سکون کی نیند بھول جاتے ہیں اور سوسائٹی میں بے چینی پھیلتا ہے، چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا ہے۔ یہ سزا قطع ید جس کو باری تعالی نے قرآن مجید میں ذکر فرمایا ہے چنانچہ اللہ تعالی کا پاک ارشاد ہے۔

"چوری کرنے والے مرد اور عورت کے ہاتھ کو کاٹ دو، یہ ان کے کئے ہوئے کا بدلہ ہے اور اللہ پاک کی طرف سے سزا ہے اور اللہ رب العزت غالب حکمت والا ہے" (۱۹)

اس آیت مبارکہ میں سزا کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ یہ ان کے برے کام کا بدلہ ہے اور اس کے ہاتھ کو کاٹو تاکہ اس کو سزا دینا دوسرے کے لئے باعث عبرت ہو۔

حدِ حرابہ۔ دہشت گردی، قتل غارت گری کی سزا اور اس کا فلسفہ

حرابہ کا مطلب ہے زوری زبردستی اسلحے کے زور پر کسی کا مال چھین لینا اور اسے اپنا بنانا۔ عُرف عام میں اسے ڈاکہ کہتے ہیں۔ چونکہ یہ جرم نظم وضبط کو ختم کردیتا ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے دیگر تمام سزائوں کے مقابلے میں اس کی سزا سخت ترین فرمائی ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔

"بہر حال ان لوگوں کی سزا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے خلاف جنگ کرتے ہیں اور زمین میں فساد پیدا کرتے ہیں، یہ ہے کہ ان کو قتل کردیا جائے یا سولی پر چڑھادیا جائے، یا ان کے ہاتھ پاؤں مختلف سمتوں سے کاٹ دیئے جائیں، یا ان کو جلاوطن کردیا جائے۔ یہ ان کی دنیاوی ذلت مقرر ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا عذاب ہے سوائے ان لوگوں کے جو قابو میں آنے سے قبل اپنے جرم سے توبہ کرلیں۔ تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ بڑا رحم کرنے والا اور مہربان ہے" (۲۰)

درج بالا قرآنی آیات میں **حدِ حرابہ** کے بارے میں چند سزائوں کے بارے میں بتایا گیا ہے جن میں (۱) جلاوطنی (۲) سولی پر لٹکانا (۳) قتل (۴) جسم کے کچھ حصوں کا کاٹنا شامل ہیں۔

حدِ شرب خمر اور اس کا فلسفہ

نشہ ایک ایسی کیفیت ہے جو شر ہی کی جانب کھینچتا ہے، جو معاشرے کے حق میں ضرر کا باعث ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

"اے ایمان والوں! شراب، جوا، بت اور پانسے ڈالنا یہ سب گند کی باتیں ہیں شیطان کا عمل ہے۔ اس سے بچتے رہو" (۲۱)

قرآن شریف میں شراب کی ممانعت کا لکھا گیا ہے، اور اس کے مطلق سزا کے بارے میں ذکر نہیں کیا گیا ہے اس لئے اسے حرام قرار دیے جانے کے بعد شراب پینے والے کو کوئی سخت سزا نہیں دی جاتی تھی صرف چالیس کوڑے مارے جاتے تھے۔ پھر جب زیادہ لوگ شراب پینے لگے تو اصلاح کے طور پر خلفائے راشدین نے اس کی تعداد بڑھادی تھی جو کہ اسّی کر دی گئی تھی۔

حد الرتداد (ارتداد) اور اس کا بنیادی فلسفہ

اسلام سے پھر جانے کو ردہ یا ارتداد کہا جاتا ہے۔ قرآن میں مرتد کے تمام اعمال ضائع ہو جانے کی خبر دی گئی ہے اور اسے جہنمی قرار دیا گیا ہے۔

ارشاد ربانی ہے۔

"جو کوئی تم میں سے اپنے دین سے پھر جائے اور حالت کفر میں فوت ہو جائے، ایسے لوگوں کے اعمال دنیا و آخرت میں رائیگاں جائیں گے۔ اور یہ لوگ آگ والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہینگے" (۲۲)

حدیثوں میں مرتد کی سزا قتل ذکر کیا گیا ہے۔

حد قصاص اور اس کا فلسفہ

اگر کوئی شخص کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دے تو اسے بھی بدلے میں قتل کر دیا جائے گا۔ اور اگر کوئی کسی کا دانت توڑے تو اس کا بھی دانت توڑا جائے گا اگر کسی کی آنکھ پھوڑ دی تو اس کی بھی آنکھ پھوڑ دی جائے گی۔

اسے قصاص کہا جاتا ہے۔ قصاص کے بارے میں قرآن شریف کی آیات، البقرہ:۱۷۸ اور المائدہ ۴۵ میں اس کا ذکر موجود ہے۔

آیت قصاص کے آخر میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

"اور خون کا بدلہ لینے میں تمھارے لئے زندگی ہے اے عقل والو تا کہ تم بچے رہو۔" (۲۳)

بعض فقہاء کے نزدیک قصاص حد میں شامل ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ کتاب و سنت کے ذریعے اس کی سزا بھی مقرر ہے۔ سنت رسول صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کے مطابق،

"جس کا کوئی آدمی قتل ہو جائے اسے دو باتوں کا اختیار ہے چاہے وہ اسکا فدیہ لے چاہے قصاص لے" (۲۴)

تعزیر

تعزیر اس سزا کو کہتے ہیں کہ جس کے بارے میں قران و حدیث میں کوئی حد مقرر نہیں ہے، بلکہ قاضی یا حاکم کی رائے پر موقوف ہے، قاضی اپنے صوابدید پر مجرم اور جرم کے لحاظ سے سزا مقرر کرتا ہے۔ لہذا جہاں قصاص اور حد یا ان کے شرائط مفقود ہو تو قاضی کو تعزیر نافذ کرنے کا اختیار ہے۔ خواہ قید کی صورت ہو یا جسمانی سزا ہو یا جلاوطنی ہو البتہ تعزیر بالمال جائز نہیں۔ ۲۵

حدود اور تعزیرات اور اسلامی سزاؤں کا فلسفہ اور معاشرے پر اس کے اثرات

قرآن مجید میں جس طرح سزاؤں کا ذکر ہے اس طرح قرآن پاک میں ان کے مقاصد مذکور ہیں اور وہ دو (۲) نہایت اہم اور بنیادی ہیں ایک مجرم نے اپنے نفسانی خواہش سے مغلوب ہو کر یا شیطان کے بہکانے کی وجہ سے جس جرم کا ارتکاب کیا ہے اس کا بدلہ دے دیا جائے تاکہ وہ آئندہ کے لئے اس جرم کے کرنے سے باز آجائے۔ سزاؤں کو نافذ کرنے کی دوسری اہم بات یہ ہے کہ دوسرے لوگ اس سے عبرت حاصل کریں۔ تاکہ وہ ہر وقت یہ سوچنے پر مجبور ہو جائیں کہ اگر جرم کریں گے تو انہیں بھی اسی طرح خطرناک صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہ خیال انہیں جرم کرنے سے روکے گا اور ان کے ذہنوں میں ایسے جرائم کرنے سے رکاوٹ پیدا ہو گی۔

چنانچہ جس دور میں اسلامی سزاؤں کو نافذ کیا جاتا رہا وہاں کی فضا پاک صاف رہی لہذا دور حاضر میں بھی جن ممالک میں ان سزاؤں کو نافذ کیا جاتا ہے وہاں جرائم کا تناسب کم ہے بنسبت ان ممالک کے جہاں جرائم پر سزا کا تصور نہیں

خلاصہ بحث

اسلامی قانون کے اہم ماخذ قرآن میں ان تمام اصولوں کا بیان ملتا ہے۔ چنانچہ سورۃ البقرہ میں بیع، رہن اور قصاص کا قانون، سورۃ النساء قانون وراثت اور نکاح، سورۃ بنی اسرائیل میں قانون تعزیرات، اور قتل سے متعلق قانون، سورۃ المائدہ میں چوری، سورۃ النور میں زنا، سورۃ الطلاق میں طلاق، خلع، عدت اور حضانت کا قانون اور سورۃ آلِ عمران میں سود کی حرمت کا قانون بیان کر دیا گیا جو اسلامی آئینی قانون کی بنیاد فراہم کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی قانون کے عقائد سے متعلق قرآنی تفصیلات، دنیاوی قوانین کے مندرجہ بالا اصولوں کو من و عن بیان کرتے ہیں جس کا حوالہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔

چنانچہ روز حشر سزا و جزا کے تعین کے لئے جرم کے ارتکاب کو ثابت کرنے کے لئے ثبوت اور گواہ کی فراہمی کا ذکر سورہ بنی اسرائیل کی آیت نمبر ۱۷ (۱۷:۱۷) میں اسطرح کر دیا گیا کہ قیامت کے دن نامہ ءاعمال انسان کے سامنے پیش کر دیا جائے گا اور وہ اپنا نامہ ءاعمال خود پڑھ لے گا۔ کراما کاتبین کا تحریری ثبوت اور گواہ کا ذکر سورہ ق کی آیات نمبر ۱۶ تا ۱۸ میں، اور مجرم کے جسم کے اعضاء آنکھ، ناک اور جلد کو قوت گویائی کے ذریعہ ثبوت کی فراہمی اور گواہ کا ذکر سورہ ق کی آیات نمبر ۲۰ تا ۲۱ اور مجرم کے اعتراف جرم کا ذکر سورۃ الملک کی آیات نمبر ۸ تا ۱۱ میں کر دیا گیا۔ اور سورہ یٰسین کے دوسرے رکوع اور سورہ انبیاء کے چوتھے رکوع میں اللہ کا یہ یقین کہ کسی کے ساتھ رائی کے برابر بھی ناانصافی نہیں ہو گی۔ ان تمام آیات قرآنی کا تعلق گو کہ عقائد سے ہے لیکن یہ دنیاوی قوانین کے آفاقی اصولوں کا احاطہ کرتا ہے اور اس کا حوالہ دلچسپی سے خالی نہیں ہے۔ (۲۶)

اسلامی قوانین کا نفاذ ہر اسلامی حکومت کی ذمہ داری ہے۔ ہر اس جگہ جہاں اسلامی حکومت قائم نہ ہو وہاں کوئی دوسری قوت یا سیاسی قیادت انہیں نافذ کرنے کا حق نہیں رکھتی۔ اللہ پاک نے مسلمان حکمرانوں کو ان سزائوں کو نافذ کرنے اور ان پر عمل درآمد کرنے کا حکم دیا گیا ہے اسلئے یہ بات ثابت ہوتی ہے ایک اسلامی ملک کے لئے کوشش ہر مسلمان کا بنیادی فرض اور یہ کوشش مسلمان کے لئے جہاد اول بن چکا۔

ہماری راہ نجات صرف یہی ہے کہ ہم قرآن وسنت پر عمل پیرا ہوں اور خدااور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرسکیں سابقہ دور میں اسلامی نظام کے نفاذ کی طرف پیش رفت ہوئی تھی، حدود کے بارے میں صدارتی فرمان جاری ہوچکے تھے جن کے ذریعے زنا، سرقہ، شراب نوشی، بہتان تراشی پر اسلامی سزائوں کے عمل درآمد کا آغاز ہو چکا تھا۔ موجودہ قوانین کو شریعت کے احکام کی روشنی میں پرکھا جارہا تھا، تاکہ ان میں اہم آہنگی پیدا ہوسکے۔ اسلامی قانون شہادت، دیت اور قصاص کو نافذ کرنے کی بہت کوشش کی گئی مگر سابقہ حکمران اپنے دور میں کئے گئے اقدامات کو عملی جامہ پہنا نہ سکے اور پاکستان میں اسلامی قانون کا نفاذ ایک خواب بن کر رہ گیا ہے۔

حواشی وحوالہ جات

(۱) مولانا عتیق احمد بستوی، عصر حاضر میں اسلامی قانون کی معنویت، ایفا پبلیکیشنز دہلی، ۲۰۱۲ ص 77

Mollana Atiq Ahmed Basthawi, Hasar-e-Hazir Main Islami Qanon ki Mahnoyath,Ipha Publicationers, Dehli, published2012, Page 77

(۲) ایضا، ص ۷۸

Ibid, Page 78

(2a) محمد عبدالرشید، اسلامی ریاست، کراچی، ۱۹۷۳، ص ۲۶۸

Muhammad Abdul Rasheed , Islami Riasath, Karachi, Published 1973, Page 268

(۳) ڈاکٹر صبحی محمصانی، مترجم مولوی محمد احمد رضوی، فلسفہ شریعت اسلام، مجلس ترقی ادب لاہور ۱۹۹۴، ص ۱۳۵

Dr. Sabhi Mehmasani, Translator Molvi Muhammad Ahmed Rizvi, Falsafa Shariath Islam،Majlis Tarqi Adab , Lahore , published1994, Page 135

(۴) مولانا سلامت علی خان، اسلامی قانون فوجداری (کتاب الاختیار کا ترجمہ)، حافظ محمد حیدر میموریل اکیڈمی کراچی ۱۳۵۹ھ، ص ۱۷۶،

MollanaSalamath Ali Khan ,Islami Qanon Fojdari(Kitab-ul-Aktiar Ka tarjama), Hafiz Muhammad Haider Memorial Academy,Karachi , published 1359 (H) Page 176

(۵) عبدالقادر عودہ شہید، مترجم ساجد الرحمن کاندھلوی، اسلام کا فوجداری قانون، اسلامک پبلیکشنز، لاہور، ص ۸۴-۸۳

Abdul Qadir Hodh Shahied ,Translator Sajid ur Rehman Kandhlvi ,Islam ka fojdari Qanon ,Islamic Publicationers, Lahor, Page 83-84

(۶) مولانا محمد رضی الاسلام ندوی، عصر حاضر میں اسلامی قانون کی معنویت، ایفا پبلیکیشنز دہلی، ۲۰۱۲، ص ۱۳۴

Mollana Raziulislam Nadvi ,Hasar-e-Hazir Main Islami Qanon ki Mahnoyath,Ipha Publicationers, Dehli , published 2012 Page 134

(۷) مولانا عتیق احمد بستوی، عصر حاضر میں اسلامی قانون کی معنویت، ایفا پبلیکیشنز دہلی، ۲۰۱۲، ص ۷۹

Mollana Atiq Ahmed Basthawi, Hasar-e-Hazir Main Islami Qanon ki
Mahnoyath , Ipha Publicationers, Dehli , published 2012 Page 79

(۸) ملک، ۱۴

Mulk ,14

(9) شمس، ۱۰-۷

Shams, 7-10

(10) سجدہ، ۱۸

Sajda , 18

(۱۱) مولانا عتیق احمد بستوی، عصر حاضر میں اسلامی قانون کی معنویت، ایفا پبلیکیشنز دہلی، ۲۰۱۲، ص ۸۳

Mollana Atiq Ahmed Basthawi , Hasar-e-Hazir Main Islami Qanon ki Mahnoyath, Ipha Publicationers, Dehli , published 2012, Page ۸۳

(۱۲) اسرائ، ۳۲

Israh, 32

(۱۳) فرقان، ۶۹-۶۸

Furqan, 68-69

(۱۴) مومنون، ۷-۵

Momenoon, 5-7

(۱۵) نسا، ۱۶-۱۵

Nissa15-16

(۱۶) نور، ۳-۲

Noor, 2-3

(۱۷) مولانا عتیق احمد بستوی، عصر حاضر میں اسلامی قانون کی معنویت، ایفا پبلیکیشنز دہلی، ۲۰۱۲، ص ۹۲

Mollana Atiq Ahmed Basthawi, Hasar-e-Hazir Main Islami Qanon ki Mahnoyath,Ipha Publicationers, Dehli , published 2012 , Page 92

(17a) سید واجد علی شاہ، الحدود، ابو الساجع نارتھ ناظم آباد کراچی، ۱۹۹۲، ص ۱۵۵

Syed Wajid Ali Shah , Al-Hadood, Abu –Al Sajeh , Karachi , published 1992, Page 155

(۱۸) نور، ۵-۴

Noor , 4-5

(۱۹) مائدہ، ۳۸

Mahida , 38

(۲۰) مائدہ ۳۳

Mahida , 33

(۲۱) مائدہ ۹۰

Mahida , 90

(۲۲) بقرہ، ۲۱۷

Baqra ,217

(۲۳) بقرہ، ۱۷۹

Baqra ,179

(۲۴) بخاری، محمد بن اسماعیل، کتاب الدیات، مترجم علامہ وحید الزمان، اسلامی کتاب خانہ، ص ۶۶۱، جلد سوم

Bukhari , Muhammad Bin Ismail , kutab aldiath, Translator Allama Waheed-uz-Zaman, Islamic Kutbkhana, page 661, vol.III

(۲۵) مولانا محمد رضی الاسلام ندوی، عصر حاضر میں اسلامی قانون کی معنویت، ایفا پبلیکیشنز دہلی، ۲۰۱۲، ص ۱۳۶

Mollana Raziulislam Nadvi, Hasar-e-Hazir Main Islami Qanon ki Mahnoyath,Ipha Publicationers, Dehli , published 2012 , Page 136

(۲۶) پروفیسر احمد اللہ خان، عصر حاضر میں اسلامی قانون کی معنویت، ایفا پبلیکیشنز دہلی، ۲۰۱۲، ص ۱۸-۱۷

Professor Ahmed ullah Khan , Hasar-e-Hazir Main Islami Qanon ki Mahnoyath,Ipha Publicationers , Dehli , published 2012, Page 17-18